سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۱

نور افشان

ایڈیٹر [illegible] صاحب ... سیکلوڈ روڈ ۔ لاہور ... مینیجر ... صاحب ... ایم ۔ اے ۔ ... لاہور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشان ہونا چاہئے ۔ تمام مضامین و اشتہارات ... نور افشان میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۲۶ء	نمبر ۱۷

حقیقی شہید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تحریک شدھی [illegible]

تحریک شدھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

تھا۔ مگر سوامی جی نے اپنے دھرم شاستر کی کروڑوں اور اَن گنتوں کو ترک کر کے اپنے اعتقاد کی بنیاد ڈالی تھی چونکہ اخبار پرتاپ بھی سوامی کا ہم خیال ہو کر ہندو شاستر و تحریک شدھی کا حامی خیال نہیں کرتا۔ اسی سے ان کے ترک کر دینے ہی کو خالص مذہب سمجھتا ہے۔ پس ہم کو ایسے نیک نیت اخبار اور آریہ مہاشوں کی بدولت آریہ سماج کے زیادہ خالص مذہب ہو جانے کی جلد توقع رکھنا چاہیے۔

بات تو یہی ہے جو ہم نے بیان کر دی۔ مگر شاید ہمارے آریہ ہم عصر کو تعصب کہکر اصل بات کو ٹال دیں اور کہنے لگیں کہ ہم نے ایسا نتیجہ نکالنے میں جلدی کی اور ہم کو ایک ہی گواہ کی گواہی سنکر ایسا فیصلہ نہ کرنا چاہیے تھا۔ اس لئے دوسری شہادت بھی پیش کئے دیتے ہیں۔

۲۔ شہادت مسٹر منشی لعل پریکھ ایم اے نے خداوند مسیح **اور تحریک شدھی** کی زندگی کا حال لکھتے ہوئے اس امر کا دعوےٰ کیا تھا کہ تحریک شدھی مشنری کام کی نقل ہے۔ مگر اس موقع پر ہم اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کوئی دلیل یا واقعہ بیان نہیں کیا تھا۔ اور بے دلیل کے دعویٰ قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس موقعہ پر ہم اس کی دلیل بھی دینا چاہتے ہیں تاکہ معاملہ بالکل صاف ہو جائے۔ کلکتہ گارڈین لکھتا ہے جس کی نقل اخبار ایپیفنی نے بھی کی ہے کہ مسٹر منشی لعل نے میٹنگ کے عام مجمع میں بیان کیا کہ سوامی شردھانند کی موت کا کچھ الزام مسیحی مشنریوں پر بھی آتا ہے۔ کیونکہ اگر ہند میں مشنری سرگرمی سے نومریدی کا کام نہ کرتے تو سوامی جی بھی تحریک شدھی کو جاری نہ کرتے جو پہلے مسیحیت کے اور دوسرے درجے پر اسلام کے مقابل جاری کی گئی ہے۔ اس بیان سے مسیحیوں کی دلشکنی اور ناراضی تو ضرور ہوئی۔ مگر ہم خیال کرتے ہیں کہ مسٹر پریکھ کو ایک شکر گزاری کا خط بھی جلد تر لکھا جانا چاہیے تھا۔ کیونکہ انہوں نے بے خوشی سے یا مجبوری سے ایک بڑی صداقت کا اظہار کیا ہے۔

جس سے نہ صرف مہاتما گاندھی کی شہادت کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ بلکہ حقیقت میں سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہے۔ مہاتما جی تو یہی کہکر خاموش ہو گئے تھے کہ شدھی کا حکم ہندو شاستروں میں نہیں ہے۔ مگر مسٹر پریکھ نے مجمع عام میں اعلان کیا کہ تحریک شدھی مشنری کام کی نقل ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ عام مجمع میں تحریک شدھی کو مشنری نومریدی کے کام کی نقل بتانا قابل تحسین اور آفرین ہے اور اس ہمت اور استقلال کی داد دینا ہر ایک مسیحی کا فرض ہے پر لطف یہ ہے کہ کسی ہندو یا آریہ مہاشے نے مسٹر پریکھ کے بیان پر اعتراض نہیں کیا اور نہ اُن کو ہدایت کی کہ آپ اس کو مشنری کام کی نقل کیوں کہتے ہیں یہ تو ہندو شاستر کے حکم سے جاری کی گئی ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ان کا سکوت اختیار کر لینا مسٹر پریکھ کے بیان پر صاد اور اس کی صداقت پر مہر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ سوامی جی کی زندگی ایک اصل حقیقت کی مخالفت میں ختم ہوئی جس سے اُن کی نیت پر کافی روشنی پڑتی ہے

۳۔ شہادت **سوامی جی کا قتل اور آریہ جاتی** سوامی جی کی شہادت کی خبر سنتے ہی تمام آریہ طبقہ میں تہلکہ مچ گئی۔ جا بجا ماتمی جلسے ہونے لگے۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ کوئی قیمتی چیز ضائع ہو گئی ہے۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ یہ ماتم ایک قومی لیڈر کی شہادت پر تھا۔ جس نے بقول آریہ اصحاب سچائی کی خاطر اپنی جان اپنے خداوند کی راہ میں قربان کر دی تھی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں کچھ صرف کر دینا ضائع کر دینا ہو یا جمع کرنا۔ مسیحی جو اپنے مذہب کی اشاعت کے قائل ہیں۔ اس نکتہ سے بخوبی واقف ہیں اور انہوں نے اپنے دین اور ایمان کی اشاعت اور تبلیغ میں بے شمار دولت اور اس قدر قیمتی جانیں صرف کر دی ہیں کہ عوام میں یہ مشہور ہو چکا ہے۔ کہ شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے۔ مسیحی اپنے شہیدوں کی یادگاری تو بصد تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ مگر کبھی ان کے لئے رنج اور ماتم نہیں کیا کرتے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ ضائع نہیں ہوئے وہ زندہ ہیں لکھا ہے کہ شہیدوں کی نورانی جماعت تیری حمد کرتی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ سچائی کی اشاعت کیلئے شہادت لازمی ہے۔ انہیں اپنے خداوند کا قول یاد ہے کہ اس وقت یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔ کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانی چاہے وہ اُسے کھوئیگا۔ اور جو کوئی میرے واسطے اپنی جان کھوئیگا وہ اُسے پائیگا۔ اور اگر آدمی ساری دنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دیگا کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئیگا۔ اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دیگا (متی ۱۶: ۲۴-۲۷)۔

واضح ہو کہ اہل اسلام بھی مسیحیوں کی طرح اپنے مذہب کی اشاعت کے قائل ہیں اس راز سے آگاہ ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر مینائی لکھتے ہیں۔

خدا کی راہ میں دینا ہے گھر کا بھر لینا
ادھر دیا کہ اُدھر داخل خزانہ ہوا

مگر آریہ متروں کے ایسے رنج و غم سے ہمیں شک بلکہ بڑا شک ہوتا ہے۔ اور ہمارا شک کرنا بلا وجہ نہیں بقول حضرت داغ

کوئی باعث تو ہے کہ آپ نے آرائش ترک
سادگی اور مجھے باعث شک ہوتی ہے

نتیجہ: ہم ان واقعات اور ان شہادتوں کی بنا پر ان نتائج پر پہنچے ہیں۔

۱۔ کہ تحریک شدھی ہندو شاستر کی رو سے ناجائز ہے۔
۲۔ کہ تحریک شدھی مشنری نومریدی کے کام کی نقل ہے۔
۳۔ کہ تحریک شدھی میں روپیہ یا جان کا نقصان



نور افشاں

مطبوعہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء

ہم کدھر کو جا رہے ہیں؟

ہندوستان کی کلام پڑھنے والوں کی کوششوں اور دعاؤں سے جو مردہ ہڈیوں میں حرکت و جنبش شروع ہوئی ہے۔ وہ مردہ اور منتشر ہڈیاں باہم پیوست ہونے لگی ہیں۔ ان پر پٹھے اور رگیں چڑھنے لگی ہیں۔ ان پر گوشت اور پوست رونما ہونے لگا ہے اور اس کے مردوں میں زندگی ظاہر ہونے لگی ہے تو ہمارے دل گھبرانے اور پریشان ہونے لگے ہیں کوئی کہتا ہے کہ ہندوستانیوں کی نجات ہندو دھرم کے ماننے والوں کے دھرم و کرم سے ہو رہی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ بدھ دھرم کے طفیل سے شروع ہوئی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ پنڈت دیانند کی کرپا سے ہونے لگی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مہاتما گاندھی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہندو قوم کے رہنماؤں کی قربانیوں کا پھل ہے۔ غرضیکہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں سنی جاتی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں ان کا ذکر بہت کم سنائی دیتا ہے جن خدا پرستوں نے ہندوستان کی مردہ ہڈیوں کے جلانے میں کامیابی حاصل کی تھی اگر آج کے دن کہیں ان کا ذکر ہوتا ہے تو لعنت ملامت کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ اہل ہند کے بڑے اور ہند کے سب ہی ہیں جنہوں نے مردہ ہندوستان کو اپنی زندگی دے کر زندہ کیا اور جن کی زندگی کے جلوے حیران کن صورتوں میں رونما ہو رہی ہے۔ مگر سب سے تعجب خیز امر یہ ہے کہ ہندوستان کی نئی زندگی سے زیادہ پریشان ہونے والے آدمی ہی ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اب کیا کیا جائے۔

کوئی کہتا ہے اس صورت مسیحیت کی تحریک علیحدہ کو بند کیا جائے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہندوستان کو اب انجیل سنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمیں ملک و قومیت کی فکر کرنا چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمیں ہندوستان میں ہندو مسلم اقوام کے سوا کوئی تیسری قوم نہ بنانا چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمیں ہندو مسیحی کہلانا چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمیں ہندو مسلم اتحاد کرنا چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمیں بپتسمہ دینے کی رسم ترک کر دینا چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمیں مسیحیت کے عقائد کی جگہ مسیحیت کے عمل پر کفایت کرنا چاہئے۔ غرضیکہ نئے ہندوستان کی زندگی کی نمائش نے سب سے زیادہ ہندوستان کے مسیحیوں کو پریشان کر ڈالا ہے۔ وہ نئے ہندوستان میں اس مسیحیت کے ساتھ جینا نہیں چاہتے۔ جس نے مردہ ہندوستان کی خشک ہڈیوں کو اپنی الٰہی زندگی سے زندہ کیا تھا جس کی زندگی نئے ہند کے ہندو مسلمانوں میں رونما ہو رہی ہے۔

لیکن ہم ہند کے چند مسیحیوں سے یہ کہنے کی جرأت رکھتے ہیں کہ وہ انجیل اور خدا کے وفادار ہو کر کلام پھیلانے میں سرگرم ہونے کی کوشش کریں۔ کیونکہ نئے ہندوستان کو انجیل اور مسیح کی شد ضرورت ہے۔ مرتے دم تک وفادار رہ کر دکھاؤ ورنہ اندیشہ ہے کہ ہم ہندوستان کی بڑھتی ہوئی زندگی کی بربادی کا باعث بن جائیں۔ خود سے دیکھو کہ ہم کدھر جا رہے ہیں۔ اور مغربوں کی حیات دیکھنے سے کیا کر رہے ہیں۔ کیمبرج کے سات بہادروں کی کیفیت ملاحظہ کرو۔

راولپنڈی کی لوکو شاپ بند

لاہور ۲۰ اپریل (ایجنسی) نارتھ ویسٹرن ریلوے نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ راولپنڈی کی لوکو شاپ بند کر دی جائیگی۔ لوکو شاپ آہستہ آہستہ بند کی جائیگی مگر ۳۰ جون تک ساری شاپ بند کر دی جائیگی۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ روزانہ اجرت کے سٹاف میں تخفیف کی جائے۔ ([illegible])

کیمبرج کے سات

جب ہم دنیا میں مسیحیت کی ترقی و اشاعت کے تعداد و شمار اور شاندار فتوحات کی کیفیت پر نظر ڈالتے ہیں تو خواہ مخواہ ان شہید دلیلیوں دین و فدائیان مسیح کی شاندار زندگیاں اور کارنامے نمایاں سامنے آ جاتے ہیں جنہوں نے دنیا کی عیش و عشرت ترک کر کے ممالک غیر میں مسیح کی سلطنت کی توسیع و ترقی کے لئے اپنے تئیں وقف کر دیا۔ اس سلسلہ میں کیمبرج کے سات کا تذکرہ بھی خاص شہرت رکھتا ہے۔ جو موجودہ نسل کے نوجوانوں میں بشارتی خدمت کے اشتیاق و جذبہ کی روح بھرنے کے لئے ایام گذشتہ کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ آج چونکہ یہ عام خیال ہو گیا ہے کہ پڑھے لکھے ہندوستانی جوان شوق سے تبلیغ مسیحیت کے لئے نہیں آتے بلکہ سرکاری نوکریوں کی تلاش میں مشغول ہو جاتے ہیں اور دینی خدمت کے لئے صرف کم تعلیم یافتہ (درست الفاظ میں یہ کہا جاتا ہے کہ) دنیاوی کاروبار کے ناقابل اشخاص ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں امید ہے کہ کیمبرج کے سات کی مثال سے ہمارے تعلیم یافتہ جوانوں میں بھی دینی شوق کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ اور ہم بھی یہ دیکھیں کہ جس طرح ولایت کے اس دار العلوم سے مبلغین کا گروہ غیر ممالک کو روانہ ہو گیا تھا۔ ہمارے کالجوں کے فارغ التحصیل جوان کم از کم ہند میں مسیح کی بادشاہت کو وسعت دینے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دینے سے گریز نہ کریں گے۔

۴۰ سال ہوئے

کہ سات انگریز رضاکار مشنریوں کا ایک گروہ چین کے لئے روانہ ہوا جن میں سے پانچ کیمبرج کے گریجویٹ اور دو انگریز فوجی افسر تھے۔ آج ۴۰ سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد ساتوں ہی بقید حیات ہیں اور اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے کہ ساتوں ہی مشنری مسیحی خدمت میں مصروف ہیں وہ سات یہ ہیں۔

(۱) چارلس ٹی سٹڈ بی۔ اے۔ ایک کرکٹ

لمعات نادر

(از قلم پی۔ این۔ جسونت صاحب نادر)

ظلمت میں تجھ کو دیکھا نوروں کی روشنی میں
رکھا ہے غافلو کیا دنیا کی دوستی میں
طاری ہے کیوں یہ ظلمت اس دور عیسوی میں
مطلوب گر ہے عزت ہر دو جہاں میں تم کو
کیا انقلاب دیکھئے اس دور حاضرہ میں
بلبل کو ہے گلوں میں مرنے کی بس تمنا
عمرم تمام گشت و ہیچ حاصل نبودہ
اچھے نہیں ہیں جھگڑے جاہل بیاں پہ ہردم
از جرس کاروان آید صدا پیاپے
غافل نہ رہ تو اس سے وحدت میں دیکھ کثرت

شمس و قمر میں دیکھا تاروں کی چاندنی میں
کچھ کار خیر کر لو عمر گذشتنی میں
اندھیر ہو رہا ہے بجلی کی روشنی میں
کاٹو یہ زندگی تم عیسٰے کی پیروی میں
گاہ عیش ہم نے پائی گاہ رنج زندگی میں
گل بھی ہیں محو حیرت بے جوں کی راگنی میں
دشمن ہوئے ہم اپنے یاروں کی دوستی میں
ناصح کی دوستی میں دشمن کی دشمنی میں
سوتا ہے کیوں تو غافل دنیا کی دلدہی میں
سب نے مزہ ہے پایا کثرت کی چاشنی میں

جینے سے اب بھی جاہل نادر ہے وقت جانا
سجدے میں سر جھکا دے اس کی بجا وری میں

کے کھلاڑی مشہور خاندان کا فرد تھا۔ یہ ۱۸۷۷ء میں ٹیم کرکٹ الیون کا ... ۱۸۸۲ء میں کیمبرج یونیورسٹی الیون کا کپتان تھا اور آل انگلینڈ ٹیم کا بھی نامور ممبر تھا۔

(۲) سٹینلی سمتھ بی۔ اے ٹرنٹی کالج کیمبرج کا تعلیم یافتہ جو کشتی رانی میں ماہر تھا۔

(۳) پادری ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ کیسلز بی۔ اے تعلیم یافتہ سینٹ جانز کالج کیمبرج اور آل سینٹ ساؤتھ لیمبتھ کیوریٹ

(۴) ڈی۔ ای۔ ہوسٹ جو رائل آرٹلری کے میجر جنرل ہوسٹ کا دوسرا بیٹا تھا۔

(۵) مونٹیگو بیچمپ بی۔ اے۔ یہ لارڈ راڈسٹاک کی ہمشیرہ کا بیٹا تھا۔

(۶) سیسل ہنری پولہل اور آرتھر ٹی پولہل صاحبان یہ دونوں کپتان ایف۔ سی۔ پولہل کے جو کبھی بڈفورڈ کی جانب سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا بیٹے تھے۔

ان کیمبرج کے سات مبلغین کی کہانی اس روحانی بیداری کی یاد

کو تازہ کرتی ہے جس کے ہمراہ ان دنوں خداوند نے ۵ تا ۱۱ دسمبر ۱۸۸۲ء میں موڈی اور سینکی صاحبان نے کیمبرج میں ایک مشن کی رہنمائی کی جو اپنے نتائج کے لحاظ سے بہت تحیر خیز ثابت ہوئی۔ یہ صرف ایک ابتدا تھی کیونکہ اس کے بعد یونیورسٹی کے گریجویٹوں میں دو سال روحانی بیداری پیدا ہوئی جس کا نومبر ۱۸۸۴ء دنیا بھی قوم انگلستان یہ معلوم کرکے حیران ہوگئی کہ کیمبرج کے مشہور کھلاڑی اور پیراک ملک چین کو مشنری بن کر روانہ ہو گئے ہیں۔

روانگی سے قبل مسٹر چارلس سی سٹڈ اور سٹینلی سمتھ نے اپنے ملک میں طویل دورہ کیا اور وہ ایبرڈین۔ گلاسگو۔ ایڈنبرا۔ گریناک۔ نیوکاسل آن ٹائن۔ لیڈز۔ روچڈیل۔ لیورپول۔ مانچسٹر اور برسٹل میں اپنے ہموطنوں کے دلوں میں دینی خدمت اور معاونت کی آتش جوش زن کرتے پھرے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان کے ملک میں جنوب تک ایک حیرت انگیز تحریک زور پر رہی۔ ایڈنبرا کا دارالعلوم اور اُس کے طلبہ متکاتب کے ۳۰۰ تا ... طالب علموں کے دل اُگھل گئے۔ ہزاروں آدمی دل سے مسیح کے پیرو بن گئے۔ اور میڈیکل سروس یعنی طبی خدمت کے لئے درجنوں آدمیوں نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔

یہ گروہ ۱۰ مارچ ۱۸۸۵ء کو شنگھائی وارد ہوا اور سب نے مشن کے قاعدے کے مطابق روانگی سے پیشتر چینی لباس زیب تن کیا۔

یہ کہانی بہت طویل ہے۔ مگر ہم خوانندگان کی خواہش گردو نظر رکھتے ہوئے اُن کی کارگذاریوں کا مختصر سا تذکرہ درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۱) چارلس سی سٹڈ نے چائنا انلینڈ مشن میں دس سال خدمت کرنے کے بعد ہارٹ آف افریقہ مشن کا اجرا کیا جو اب تمام دنیا کی تبلیغی انجمن کی حیثیت رکھتی ہے۔ سٹڈ صاحب آج کل وسطی افریقہ میں مصروف کار ہیں۔

(۲) سٹینلی سمتھ صاحب کو چین میں تبلیغی خدمت سر انجام دیتے ہوئے اب ۴۱ سال ہونے کو آئے۔

(۳) ڈی۔ ای۔ ہوسٹ نے اسی ملک میں متواتر بہ حال خدمت کی اور آپ ہڈسن ٹیلر صاحب کی جگہ چائنا انلینڈ مشن کے رہادی عمومی یعنی ڈائرکٹر کے معزز منصب پر فائز ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اپنے مقصد کے لئے دنیا کی سیاحت کی ہے۔

(۴) ڈبلیو ڈبلیو کیسلز صاحب کو دس سال کی خدمت کے بعد چائنا انلینڈ مشن اور چرچ مشنری سوسائٹی کے باہمی معاہدہ سے مغربی چین کا سب سے اول بشپ مقرر کیا گیا۔ آپ تا ہنوز چین میں خدمت کر رہے ہیں۔

(۵) مانٹیگو بیچمپ (حال سر مانٹیگو بیچمپ) تیس سال تک چین میں بشارتی کام کرنے کے بعد باعث علالت اہلیہ مراجعت وطن پر مجبور ہوئے۔ آپ جنگ عظیم میں بحری چیپلین رہے اور اب آپ آرمی سکرپچر ریڈرز سوسائٹی (انجمن فوجی مطالعہ کنندگان بائبل) کے سکرٹری کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(۶) سیسل پولہل نے تبتی زبان سیکھ کر سرحد تبت پر کام کیا۔ اس وقت آپ ... انگلستان میں مقیم ہیں۔ مگر گاہ بگاہ بشارتی کام میں شمولیت کی



خوش سے چین تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ کی ایک صاحبزادی سُوٹنگ (واقعہ فوکین) چین کے ایک مشنری سے بیاہی گئی ہے۔

(۱۰) آر۔ تھر یوبل نے بشپ کیسلز کے ساتھ مل کر کام کیا اور آپ اب تک چین میں سرگرمی سے مسیحی دین کی اشاعت میں مشغول ہیں۔

کیا ہمارے کالجوں کے طلبا مسیحیہ اس کام کی تقلید کر کے ثابت کر دینگے کہ اُن کا جوش ایمانی کیمبرج کے سات مبلغین سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

نعمان

حفظِ صحت

بچوں کے متعلق عام ہدایتیں

بنی نوع انسان اور دیگر جملہ موجودات کا بقا بقاءِ نسل پر منحصر ہے چنانچہ قدرت نے سلسلہ توالد وتناسل کو اسی بنا پر جاری رکھا ہے۔ نسل کی حفاظت بقاءِ نوع کے لئے جس قدر ضروری ہے وہ ظاہر ہے لیکن افسوس کہ ہمارے ہندوستان میں خصوصیت کے ساتھ نسل آدم کے ابتدائی پودوں یعنی بچوں کی صحت اور تندرستی کی طرف سے جس قدر بے پروائی برتی جا رہی ہے اُس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ جس قدر بچے ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں اُن میں سے تقریباً بیس فیصدی محض ماں باپ کی ناواقفیت اور لاپروائی سے ہی ضائع ہو جاتے ہیں جس قدر بچہ کی حفاظت کی ضرورت ہے اتنی ہی اس سے غفلت برتی جاتی ہے۔ اگر کسی خوش قسمت خاندان میں علاج معالجہ کا رواج ہے بھی تو وہ محض جاہل و [illegible] ناواقف عورتوں کی بتلائی ہوئی جڑی بوٹی پر منحصر ہے۔ بے زبان بچہ نہ اپنے منہ سے اپنے مرض کو بتلا سکتا ہے نہ اشارہ کر سکتا ہے۔ اس پر بغیر تحقیقات علاج! سوائے ہلاک کر دینے کے اور کیا اثر کر سکتا ہے۔ یوں تو علم طب کا ہر ایک شعبہ اپنی وسعت اور ضرورت کے اعتبار سے نہایت وضاحت کا محتاج ہے۔ لیکن بچوں کی حفظِ صحت اور ان کے مخصوص امراض کے لئے نہایت ہوشیاری اور قابلیت کی ضرورت کا زیادہ محتاج ہے۔ میں چند عام ہدایات بچوں کے متعلق اپنے عزیز بھائی بہنوں کی بہتری کے لئے درج ذیل کرتی ہوں۔ یقین ہے کہ اہل حاجت کے لئے مفید ثابت ہونگی۔

بچہ کو پیدا ہونے کے بعد ہی طبی خبرگیری کی فوراً ہی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے یہاں پر وہ چند ضروری اور مختصر ہدایات درج کی جاتی ہیں جنکو گھروں میں لکھی پڑھی عورتیں سامنے رکھ کر بخوبی اُن پر عمل کر سکتی ہیں۔ بچے کو پیدائش کے تھوڑی دیر بعد پاخانہ ضرور آنا چاہئے۔ اگر نہ آئے تو تھوڑا سا (کیسٹر آئیل) ارنڈی کا تیل پلانا مفید ہوگا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ بچہ اپنی نزاکت کی وجہ سے کسی معمولی تکلیف کو بھی برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے آرام و آسایش کی زیادہ توجہ رکھیں۔ خصوصاً اس کا جسم نہایت صحیح حالت میں رہنا چاہئے۔ اگر کوئی بات بے چینی کی پائی جائے مثلاً قبض، اپھارہ وغیرہ۔ تو فوراً اس کا تدارک کرنا چاہئے۔

بچے کے لئے ابتدائی حالت میں سب سے زیادہ اور مفید غذا ماں کا دودھ ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے یہ نہ میسر ہو سکے تو دائی کا دودھ پلادیں۔ حیوانات میں سب سے زیادہ مفید دودھ گدھی کا ہے۔ لیکن اس کا میسر آنا دشوار ہے۔ اس لئے گائے کا دودھ پلانا چاہئے۔ دودھ خواہ ماں کا ہو یا دائی کا یا گدھی یا گائے کا ہمیشہ اوقات مقررہ پر پلانا چاہئے۔ ہمارے ملک میں عام رواج ہے کہ جہاں بچہ رویا تو اُس کو دودھ دے کر چپ کرایا جاتا ہے حتیٰ کہ بڑے بچوں کے ساتھ بھی عموماً یہی عمل ہوتا ہے کہ ضد اور رونے کے وقت عموماً کوئی کھانے کی چیز مٹھائی وغیرہ دیکر چپ کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ بے وقت غذا زہر کا اثر رکھتی ہے۔ چونکہ بچہ کا جسم اس قابل نہیں ہوتا کہ وقت بے وقت کی غذا کو برداشت کر سکے۔ اس لئے عموماً ہمارے بچے بدہضمی اور دیگر قسم کے امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ بچہ کو ہمیشہ مندرجہ ذیل اوقات کے مطابق دودھ دیا جائے۔ ایک ماہ کے بچے کو ہر دو گھنٹے کے بعد دودھ دیا جاوے دو ماہ سے چھ ماہ تک کے بچے کو دن میں ڈھائی تین گھنٹے بعد دودھ دیا جاوے۔ اور چھ ماہ کے بعد ہر چار پانچ گھنٹے بعد دودھ دینا چاہئے۔

جب بچہ کے دانت نکل آویں تو دودھ کے علاوہ ساگو دانہ، آرارو ٹ یا مرغوں کی کھیر وغیرہ بھی ایک یا دو مرتبہ دے سکتے ہیں۔ جب پورے دانت نکل آویں تو چاول کھچڑی وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔ ادھر کر بچوں کو اکثر نا سمجھ عورتیں روٹی کا ٹکڑا یا کوئی ثقیل غذا ہاتھ میں دے رکھتی ہیں۔ بچہ اس کو منہ میں رکھ لیتا ہے اس سے عموماً بچہ کو درد شکم یا دوسری قسم کی تکلیف پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ رات میں بچہ کو زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ ورنہ ایک مرتبہ دودھ پینے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اگر اس کے خلاف کیا گیا تو علاوہ ماں کی بے چینی کے بچہ کو بدہضمی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ابتدا میں جس طرح بچہ کے ساتھ سلوک کیا جاوے بچہ اُس کا عادی ہو جاتا ہے۔ بعض بچے جن کو ہمیشہ رونے کے وقت دودھ منہ میں لینے کی عادت ہوتی ہے۔ وہ خواہ کسی وجہ سے روئیں۔ بغیر منہ میں دودھ لئے کسی دوسری ترکیب سے چپ نہیں ہوتے اور کئی دن مریض رہتے ہیں۔ اس بُری عادت سے بچہ کو بچانا چاہئے۔ بچہ کی ماں کو غذا میں خاص احتیاط کرنی چاہئے جس طرح ماں باپ کا ہر ایک اثر کچھ کچھ بچہ میں ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح دودھ پلانے والی کے اثرات ضرور اپنا کام کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

مسز غالب مسیح

ہانگ کو ۲۲ اپریل۔ دو انگریز ملازمان جہاز پر آج چینیوں کے ہجوم نے حملہ کیا جبکہ وہ رکشاؤں میں جا رہے تھے۔ ایک انگریز ملاح کو دو چھرے مارے گئے۔ (رائٹر)

بہادر کنواری

وحشت کا سبب مرا ہے کہ دامن ہو تار تار
اور حالت جنوں میں خیال رفو نہ ہو

قیصر ڈیسیس سوریس (سنہ ۲۵۳ء) کے عہد سلطنت میں ایک کنواری پوٹامینہ نامی نے شہادت کا تاج پایا۔ اس کنواری کو اُس کی والدہ مارسیلا نے شروع سے بڑی خبرگیری اور احتیاط کے ساتھ خداوند کے خوف میں تعلیم دلائی تھی۔ اگرچہ پوٹامینہ مفلوک الحال اور کنیز تھی تاہم خدا نے اُس کو ایسی خوبصورتی و خوب سیرتی عطا فرمائی تھی کہ ہر ایک امیر اس پر بصد جان فدا ہونے کو تیار تھا۔ یہاں تک کہ اس کا بُت پرست آقا بھی چاہتا تھا کہ اس کو اپنا ہمراز بنائے ....

.... مگر اُس نے بڑی دلیری سے جواب دیا کہ میں ایسی بڑی بدذاتی کیونکر کروں اور خدا کی گنہگار ہوؤں۔ میں مسیحی ہوں۔ اور اس کو سختی سے مجبور کیا۔ چنانچہ اُس کم بخت ناپاک شخص نے حاکم مصر سے مدد چاہی۔ اور اس کو ایک بھاری رقم دینے کا اس شرط پر وعدہ کیا کہ وہ اُس کو شادی کرنے پر مجبور کرے۔ اور اگر وہ نہ مانے اور ضد کرے تو بوجہ مسیحی ہونے کے وہ جان سے ماری جائے۔ حاکم نے پوٹامینہ کو اپنے روبرو بلوایا اور ایذا رسانی کے کل آلات جو اس کے لئے تیار کئے گئے تھے دکھلا کر کہا کہ اگر وہ اپنے آقا کی خواہش پوری نہ کرے تو ان آلات کے ذریعہ ماری جائیگی۔ پوٹامینہ نے جواب دیا "افسوس ہے کہ ایسے نامنصف حاکم کی بات میں مان کر گناہ میں نہیں پڑ سکتی اور ایک ناپاک آدمی کی خواہشوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ یہ میرے لئے ناممکن ہے۔ میں تو مسیحی ہوں۔" اگرچہ اُس ظالم حاکم نے بہت کوشش کی کہ پوٹامینہ مسیحیت سے دست بردار ہو جائے۔ مگر اُس نے نفرت و غصہ سے ایسا کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تمہارے بتوں کی پرستش کا یہ نتیجہ ہے کہ بجائے پاکیزگی کے انسان ناپاکی میں گرفتار ہو۔ ایسے معبودوں اور اُن کی پرستش سے خدا بچائے۔ اور وہ تم سب کی آنکھیں کھولے۔ تاکہ تم روشنی اور تاریکی میں فرق کر سکو۔" پوٹامینہ کی ثابت قدمی پر حاکم افسردہ خاطر ہوا اور حکم دیا کہ رال کا ایک کڑھاؤ آگ پر کھولایا جائے اور جب اُبلنے لگے تو اس میں اس کو ڈالا جائے۔ پوٹامینہ نے حاکم سے درخواست کی کہ مجھے اس کڑھاؤ میں ایک دم نہ ڈالو بلکہ آہستہ آہستہ تاکہ مجھے اور بھی زیادہ تکلیف محسوس ہو اور اس طرح سے میں اپنی محبت کو اپنے خداوند مسیح کے لئے ظاہر کروں۔ اور تاکہ تجھ کو بھی معلوم ہو کہ یسوع مسیح جسکو تو نہیں جانتا اپنے بندوں کو کس قدر صبر بخشتا ہے۔" حاکم نے اس کی اس درخواست کو منظور کیا۔

اس وحشیانہ ظلم کی تعمیل ایک سپاہی بی سی لائیڈیز کے زیر حکم تھی جس نے چند گستاخ اور توہین کرنے والے آدمیوں کو نکال دینے سے اپنا نیک سلوک ظاہر کیا۔ پوٹامینہ نے اُس سے کہا کہ خداوند اس کا اجر تجھ کو دے اور تو اس حقیقی رہبر کو پہچانے۔ تب وہ کڑھاؤ میں آہستہ آہستہ ڈبوائی گئی۔ اور اُس وقت تک جاں بحق نہ ہوئی جب تک کہ گرم اُبلتا ہوا رال اُس کی گردن تک نہ پہنچا اور وہ اپنی تمام اذیت کے وقت یہ کہتی گئی کہ اے میرے پیارے مسیح

تیرے دیدار کی حسرت تیرے ملنے کی امید
شکر صد شکر کہ دل میں ہوس خام نہیں۔ (رسا)

اسی روز اس کی والدہ مارسیلا بھی زندہ جلا دی گئی اور پیچھے وہ جلاد بی سی لائیڈیز بھی مسیحی ہو گیا! اُس کا سر اس کے تن سے جدا کیا گیا۔ اور یوں تینوں کے تینوں باری باری اپنے ابدی آرام میں داخل ہو گئے۔

غرض ہے زمانہ کا ایسا ہی طور
کہ ہوتا ہے دینداروں پر ظلم و جور

عزیز نوجوانو! کیا تم اپنی عصمت کو برقرار رکھنے کے لئے پوٹامینہ کی مانند دلیر ہو؟

ماخوذ (مترجم) کے۔ خیراللہ۔ کلارک آباد

چودہ تبلیغی نکات

(۱) عہدنامہ جدید کی ہر ایک کتاب کو غیر ملکی مبشر نے لکھا۔

(۲) عہدنامہ جدید کا ہر ایک مکتوب جو کسی فرد واحد کے نام لکھا گیا وہ کسی غیر ملکی مبشر کے کسی نو مرید کے نام پر ہے۔

(۳) عہدنامہ جدید کا ہر ایک خط جو کسی کلیسیا کے نام لکھا گیا وہ کسی غیر ملکی تبلیغی کلیسیا کے نام ہے۔

(۴) عہدنامہ جدید کی ہر ایک کتاب جو کسی گروہ مومنین کے نام لکھی گئی وہ غیر ملکی تبلیغی کلیسیاؤں کے نام ہے۔

(۵) نئے عہدنامہ کی پیشگوئیوں کی ایک ہی کتاب (مکاشفات) آسیہ کی سات غیر ملکی تبلیغی کلیسیاؤں کے نام ہے۔

(۶) ابتدائی مسیحیوں کی صرف ایک ہی مستند تاریخ کی کتاب ہے۔ وہ ایک غیر ملکی تبلیغی رسالہ ہے۔

(۷) شاگرد پہلی بار غیر ملکی مشنری جماعت ہی میں مسیحی کہلائے۔

(۸) کتب عہدنامہ جدید کی زبان تبلیغی زبان ہے۔

(۹) ابتدائی مسیحی دنیا کا نقشہ مبلغین کے سفروں پر مشتمل ہے۔

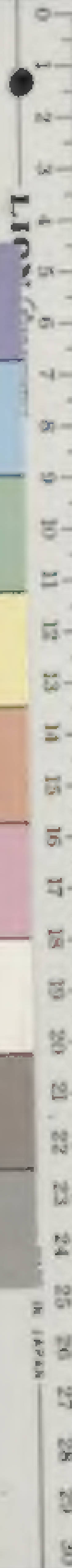
(۱۰) یسوع مسیح کے بارہ منتخب کردہ شاگرد ایک کے سوا سب مبلغ ہو گئے۔

(۱۱) اور ان بارہ شاگردوں میں سے ایک جو مبلغ نہ بنا وہ دغاباز بن گیا۔

(۱۲) ابتدائی کلیسیا کے غور طلب مسائل بالعموم تبلیغی نظم و نسق سے پیدا ہوئے۔

(۱۳) ہمیشہ زندہ رہنے والی خوشخبری (انجیل) کو صرف ایک غیر ملکی مبشر ہی لکھ سکتا تھا۔

(۱۴) شاگردوں کے نقطۂ نگاہ میں مسیحی زندگی کا بہترین (الخ)



ہماری بائبل اور مسلم علما

متذکرہ بالا نام کا رسالہ اس کے ذی علم مصنف جناب پادری غلام مسیح صاحب نے مجھ کو ریویو کرنے بھیجا ہے۔ ممدوح والا شان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں صاف صاف اقرار کرتا ہوں کہ میں ایک جاہل محض ہوں لیکن صرف اس اندیشہ سے کہ مبادا موصوف کو مجھ سے سکوت کرنے پر کوئی شکوہ پیدا ہو جائے چند سطور ذیل میں لکھتا ہوں۔ مگر واضح رہے کہ میری تحریر بالکل کمین ناشناس ہے۔

قابل مصنف نے رسالہ کو چار باب میں تقسیم کیا ہے۔ اور ہر ایک باب کا نیا ڈھنگ۔ اور نیا اسلوب رکھا ہے بلحاظ افشا پر ارسالہ جو اہرات سے جڑا ہوا ہے اور اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ گو مختصر ہے پر مصنف نے ایک بحر کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ مصنف نے نہایت شائستہ اور پسندیدہ طریق میں بائبل کی عظمت اور اسکی صداقت اور تقدس کی پوری تصویر کھینچی ہے اور بڑی متانت و سنجیدگی سے ثابت کیا ہے کہ اسلام کے جید اور مستند علما نے بائبل کی توقیر و اعزاز کو تسلیم کیا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ قرآن جیسے کتب مقدسہ سابق کی پوری تصدیق کی ہے اگر کوئی مسلمان بائبل شریف کا منکر ہو یا ان کی عظمت و عزت میں فرق لائے تو بہتر ہوگا اسے سمجھے کہ اس نے قرآن کی تکذیب کی۔ خدا نہ کرے کہ ان سچے نفوس کو دیمک لگ جائے۔ جو اسلام و قرآن سے بد ظن ہیں۔ ان کی بد بختی ان ناموزوں اور ناگوار واقعات کی وجہ سے ظہور پذیر ہوگئی ہے جو بانی اسلام نبی کریم کی وفات کے بعد دنیا طلب اور جاہ و حشمت کے دلدادہ لیڈروں کے ہاتھوں واقع ہوئے اور جنکی حکومت کے اثر نے اصل اسلام میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ اور اسلام کی حسین تصویر کو بدنما شکل میں بدل دیا۔ تاہم ہر انسان کا فرض ہے کہ اصلیت کی تحقیق کرے اور گذرے ہوئے حالات کو پس انداز کر کے بے تعصبی سے حقیقت کو تلاش کرے۔ جیسا کہ جناب پادری صاحب ممدوح نے رسالہ مذکورہ بالا اور تحقیق الاسلام میں کیا ہے۔

مسئلہ تحریف پر بھی ذی علم مصنف نے نہایت عمدہ اور تحقیقی عبارت میں بحث کی ہے۔ تحریف لفظی اور تحریف معنوی کے نکات کو بھی نہایت شائستہ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ تحریف معنوی سے نفس شریعت کی عزت نہیں گھٹ سکتی اور تحریف لفظی سے اصلیت نہیں بگڑ سکتی ہے کیونکہ نقادِ نفوس سچ کو جھوٹ سے اور صحیح کو غلط سے الگ کر لیتے ہیں۔ جو سچ ہے وہ سچ رہیگا اور جو غلط ہے وہ غلط ہی رہیگا۔ ترتیب میں رد و بدل ہو جانے سے نفس کلام پاک کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ جمہور شیعہ کا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے البتہ ترتیب میں فرق ہے۔

جناب پادری صاحب نے جس حسن بیان سے رسالہ متذکرہ عنوان تصنیف فرمایا ہے ہمیں الفاظ نہیں ملتے کہ اسکی تعریف میں زبان کھول سکیں اور ہم ان کی اعلیٰ قابلیت کی داد دے سکیں۔ خدا جل شانہٗ اُن کو طول عمر عطا فرمائے۔ اور اُن کی کوششوں کو یہاں تک بارور کرے کہ مسلم اور مسیحی دونوں بچھڑے بھائی باہم شیر و شکر ہو کر کفر و الحاد کے دفتر کو خاک میں ملا دیں۔ آمین۔

نظیر احمد رضوی وکیل سیتاپور (صوبہ اودھ)

یاد رفتگان

ہم نہایت افسوس کے ساتھ خبر دیتے ہیں کہ مسٹر حبیب صاحب ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء کے روز۔ اور مسٹر حبیب صاحب ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء کے روز اس دار فانی سے دار البقا کو رخصت ہوگئے۔ مسٹر حبیب ایک مدت تک ڈپٹی کمشنر کرنال کے دفتر کے ممتاز ... آپ کے صاحبزادوں میں پادری سائمن حبیب صاحب ہیڈ ماسٹر جالندھر شہر کیمپیا اور مسٹر ایرن حبیب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ سیکنڈ ماسٹر ہائی سکول میں ہیں۔ مسز حبیب کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا وند جو جسم و روح کو تسلی دینے والا ہے انہیں مسیح کی تسلی سے معمور فرمائے۔ آمین

اے موت تیرا ڈنک کہاں۔ اے قبر تیری فتح کہاں۔ موت کا ڈنک گناہ ہے۔ اور گناہ کا زور شریعت ہے۔ مگر شکر خدا کا جس نے ہمیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے فتح بخشی۔ اکرنتھیوں ۱۵: ۵۵۔ ۵۷

بلکہ ہم ان سب حالتوں میں اس کے وسیلے سے جس نے ہم سے محبت کی ہم غالب سے بھی بڑھ کر ہیں۔ رومیوں ۸: ۳۷

مسیحی مذہب کی صداقتیں صرف خواب و خیال ہی نہیں ہیں بلکہ وہ اصل و بڑی حقیقتیں ہیں جنکی تصدیق اکثر مسیحی اشخاص کی زندگیوں میں نمایاں طور پر ہو جاتی ہے چنانچہ حال ہی میں ایک مسیحی بہن کی موت جالندھر چھاؤنی لال کرتی بازار میں واقع ہوئی۔ جس کے مشاہدہ سے حاضرین پر نمایاں طور پر یہ امر منکشف ہو گیا کہ خداوند مسیح کے وسیلے سے موت کی ہیبت اور ڈر قطعاً دور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ مرنے والا بڑی خوشی اور شادمانی سے بڑے فاتح کی طرح موت کے دروازہ سے ابدیت میں داخل ہونا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

یہ ذکر مسماۃ مادری مرحومہ دختر مسٹر جیمس ٹھیکیدار ساکن حال لال کرتی بازار چھاؤنی جالندھر کی موت کا ہے جو بروز اتوار بتاریخ ۲ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء کو واقع ہوئی جسکی کیفیت یوں ہے کہ مرنے سے قبل مرحومہ نے اپنی والدہ سے دعا کرنے کی درخواست کی مگر وہ کچھ مغموم سی تھی اور کچھ جواب نہ دے سکی مگر مرحومہ کے بھائی نے دعا کی۔ اس کے بعد مرحومہ نے خود دعا کی اور خدا سے تین باتوں کی درخواست کی۔ (۱) اے خدا باپ اگر تیری

مرضی ہے کہ میں اس دنیا میں زیادہ نہ رہوں تو میں خوش ہوں۔ میرا باپ مجھے بچپن سے سکھاتا رہا ہے کہ حقیقی زندگی خداوند یسوع مسیح میں ہے۔ اور میں بچپن سے اس پند پر عمل پیرا ہوں۔ اس لئے اب میں اپنی زندگی خوشی سے اس کے ہاتھ میں سونپتی ہوں۔ اے خدا میرے والد کو جو اس وقت موجود نہیں ہے اور دیگر اقارب کو صبر عطا فرما۔ آمین۔

اس کے بعد مرحومہ کی دادی صاحبہ نے اس کی صحت اور تندرستی کے لئے درگاہ ایزدی میں فریاد کی۔ مگر دعا کے خاتمہ پر مرحومہ نے کہا کہ تمہاری یہ دعا خدا کو نہیں بھاتی۔ خداوند تم سے ناراض ہے کیونکہ تم اپنی مرضی چاہتے ہو۔ خداوند مسیح میرے سرہانے کھڑا ہے اور مجھ کو لینے آیا ہے۔ مگر تم اس کی مرضی ٹالنا چاہتے ہو۔ تمہاری مرضی نہیں بلکہ اسکی مرضی پوری ہو۔ تم صرف اتنا کرو کہ میرے والد جو ابھی تک اب تک تشریف نہیں لائے جب آئیں تو کہہ دینا کہ تمہاری دختر تم کو آخری سلام کہہ گئی ہے۔ یہ کہکر بڑی خوشی اور اطمینان کے ساتھ ابدی آرام میں داخل ہو گئی۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خداوند کریم اس لڑکی کا سا تجربہ بہتوں کو عنایت کرے۔ اور اس کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پیر بخش

ہستی گل کی حقیقت بس یہی اک دو ورق
ہستی بلبل کی حالت بس یہی دو چار پر
از نفس کی استواری کا شکستن پیدا دار
"تا در بود زندگی ہے جب نفس کے تار پر"

نہایت رنج و افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ نوجوان لکشمن داس متعلم دسویں جماعت ہائی سکول سرشار پوری جماعت دہم مورخہ ۱۵ اپریل سہ شنبہ ان بروز اتوار بوقت ۸ بجے شام اس دار فانی سے اپنے آسمانی باپ کی گود میں چلا گیا۔ مرحوم انیس بیس سال کا ہونہار نوجوان تھا شادی شدہ تھا۔ ایک بچہ اپنی یادگار چھوڑ گیا۔ سرشار پورہ کی سی۔ ای کمیٹی کا ممبر تھا۔ اگر حیات وفا کرتی تو امید قوی تھی کہ ایک سرگرم اور سچے مسیحی کا اضافہ ہوتا۔ مرحوم کے دونوں بھائی رحیمل زیر سرپرستی عمر بسر کی وہ جو اس کے تمام اخراجات کے کفیل تھے آخر تک کامل عقیدہ رکھتے ہوئے بھی اپنے برادر خرد کو مسیحی عقیدہ سے باز نہ رکھ سکے "مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے" افسوس ہے کہ مرحوم موت دو دن کے بخار سے ہی راہی ملک بقا ہوا اور والدین عزیز و اقارب کی دلی امیدوں کا خون کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گیا۔ مرحوم گورنمنٹ ہائی سکول میں تعلیم پاتا تھا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اور ایک اور ماسٹر صاحب معہ تمام ہندو سکھ لڑکوں کے اور نیز دسویں جماعت کے طالب علموں کے ہمراہ (جن میں مسیحی مسلمان ہندو سب شامل تھے) شریک تعزیت ہوئے اور دس بجے سے لگاتار شام کے پانچ بجے تک برابر بیٹھے رہے۔ مسیحی جماعت اور مرحوم کے والدین و اقارب تہ دل سے ہیڈ ماسٹر صاحب اور دونوں ماسٹر صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی ہمدردی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے جنازہ ۱۱۔ اپریل کو اٹھایا گیا۔ لوگ بہت کافی تھے مگر

قبر میں بیچارے کے تنہا چھوڑ جانے کے لئے
چار تن آئے تو کیا اک انجمن تا بہ قبر گیا

بڑی شان و شوکت اور حسرت و بیکسی کے ملے جلے رنگ میں میت قبرستان میں پہنچائی گئی۔ رسم جنازہ سا بیٹھا سنگھ جی نے ادا کی۔

خداوند یسوع مرحوم کو اپنی جنتوں اور برکتوں میں ہمیشہ کی آرام اور زندگی عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

سرائے کو ہیں ہم محفل دنیا سے جاتے ہیں
اجل پیغام لائی ہے چلو گھر میں بلاتے ہیں

راقم۔ تمہی جے داس دوست

نیرافشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے

نوحہ

اک ہونہار تھا وہ ابھی نوجوان تھا
ماں باپ کا دلارا بھائیوں کا مان تھا
وہ دوستوں کا دوست اور یاروں کا یار تھا
باغ جہاں میں ایک گل نوبہار تھا
ماں نیک تھا شریف تھا اور وہ
ہشیار تھا خوب تھا اور وہ فہیم تھا
بیوی کا وہ سر تاج تھا بچے کا باپ تھا
طفل مرے گو کہ ابھی تک وہ آپ تھا
پابند شریعت کا تھا وہ دیندار تھا
گلزار عیسوی میں گل پر بہار تھا
یاروں سے جدا ہو گیا ملنے سے پیشتر
مرجھا گیا یہ پھول بھی کھلنے سے پیشتر
مرنے کا اس کے غم ہیا ہر فرد بشر نے
ماں باپ کو اجاڑا غم لخت جگر نے
مرضی ہو جو اسے باپ تری وہ ہی کیا کر
بندے تو ہیں راضی تر سے تیری رضا پر
اتنا کرم تو اور خداوند خستہ اکر
صبر جمیل اس کے عزیزوں کو عطا کر
مرحوم کو تو دامن رحمت میں چھپالے
لے تیری امانت تھی کری تیرے حوالے

دوست۔ جالندھری۔

وفات مفاجات

لکشمن داس مرحوم کی موت پر

صد حیف ایک بیکس گری بجلی نگاہ پر
عالم ہوا اک تیرگی کا جلوہ گاہ پر
آنکھوں سے تار بندھ گیا شعلات خون کا
سکتہ ہوا صدمہ ہوا آہ و انشگاہ پہ
لخت جگر کا ملک عدم کو سدھارنا
یکساں ہے اس کا اثر غم مفلس و شاہ پر
صورت کا بے نظیر و سیرت کا بے مثالی
چپ لا اس کا یادگاری حق کی راہ پر

اور صبا بھی بھر رہی ہے دیکھ کر سرد
شبنم ہے رو رہی پڑی برگ و گیاہ پر
گردش میں دہر ہے سدا گردش میں آدمی
بے اعتبار رائگاں شام و پگاہ پر
غالب ہے گماں نقش مٹا دے جہان کے
عرش بریں چلے قضا کا کہیں مہر و ماہ پر
ہے داد زمانے میں مثل گل یہ زندگی
نخوت زمانہ رائگاں ہے جم و جاہ پر

عید قیامت

کیونکر نہ یہ کہیں ہم اسے خدا ہی واحد
مجدد کر بقا ہے باقی ہر ذات کو فنا ہے

ناظرین اخبار۔ آپ کو عید قیامت سے خوب واقفیت ہوگی۔ یہ وہ واقعہ ہے کہ جس دن ہمارا خداوند یسوع ہمارے عقیدہ کے مطابق موت اور قبر پر فتح حاصل کر کے اپنے آسمانی باپ کے پاس چلا گیا۔ یہ خاص دن موگا ٹریننگ سکول میں نہایت طمطراق کے ساتھ منایا گیا۔ سکول کے ہال کمرہ کی سجاوٹ طلبا سکول نے تزک و احتشام کے ساتھ کی تھی۔ اس موقعہ پر چند تصویرات یعنی فرشتوں کا مریم اور باقی عورتوں کو دکھائی دے کر کہنا کہ وہ اپنے کہنے کے موافق جی اٹھا ہے لگی ہوئی تھیں۔ نیز صلیب اور مسیح کے تاج کی ڈرائنگ مزید عمدگی سے کی ہوئی تھی۔ آپ نہیں جانتے کہ طلبا نے فرائض شناسی کو مدنظر رکھ کر کام کیا تھا جو کہ انسٹیٹیوٹ میں کیے ہوئے تھے۔ ان کی طرف سے استانی صاحبان کی طرف سے چند گیت مسیح کے جی اٹھنے کے متعلق گائے گئے تھے۔ اس کے بعد پادری ایس جیوا صاحب سپرنٹنڈنٹ سکول نے جماعت کی توجہ یوحنا ۲۰: ۱-۱۸ کی طرف مبذول کرائی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آج مبارک عید ہے ہمارا خداوند یسوع مسیح جی اٹھا ہے۔ غور کرنے کی جگہ ہے کہ مسیح کے استقبال کے لیے چند اشخاص ہیں۔ اس وقت جسم سفید کا سوال تھا جنہ سے خالق اکبر کی حمد ثنا کے راگ الاپتے تھے۔ خاور خورشید نے گرمی ابھی اپنی کرنیں زمین پر نہیں ڈالی تھیں۔ اُن کا اثر اعمال زمین پر نہیں ہوا تھا۔ عورتیں قبر پر خداوند یسوع کی نعش مقدس پر خوشبو ملنے کو آئی تھیں۔ انہیں دو فرشتے قبر میں دکھائی دیئے تھے جو سفید پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ تب فرشتوں نے کہا تھا تم کیوں روتی ہو اور کس کو ڈھونڈتی ہو۔ انکی زبان سے انہوں نے امید افزا یہ الفاظ سنے تھے کہ یسوع مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ یہ آواز زمانوں تک قائم رہیگی کہ خداوند یسوع مسیح جی اٹھا ہے۔ جی اٹھنے کا پیغام سننے والی وہ جنہوں نے پیغام سنا تھیں ایک مریم مگدلینی جو بیان میں مشہور تھی۔ وہ تھوڑی سی دیر کے بعد خداوند کو دیکھتی ہے مگر پہچانتی نہیں مگر مسیح کہتا ہے کہ مریم۔ وہ کہتی ہے ربونی۔ یہی الفاظ مریم اور ربونی وہ اصل قیامت مسیح کا پہلا پیغام ہے کہ وہ ان کو پہچانتا ہے اور اس کا اُن سے تکلم کا سلسلہ جاری ہے۔ حضرت مریم مگدلینی جب قبر سے قیامت مسیح کا پہلا پیغام شاگردوں کے پاس لائی تو انہوں نے اُسے فوراً قبول نہیں کیا۔ تھد پطرس اور یوحنا یہ خبر سنکر خود قبر کا امتحان کرنے لگے تھے۔ یوحنا نے قبر کو خالی پایا تھا اور واپس آکر شاگردوں کو خبر دی تھی کہ قبر خالی پڑی ہے۔ اس کے بعد خداوند نے اپنے شاگردوں پر بار بار اپنے آپ کو ظاہر کیا تھا۔ اسکی قیامت کے ظہورات نے شاگردوں کی مردہ رسیدہ دلوں کو پھر زندہ کیا تھا۔ ہماری خوشی اور شادمانی کا باعث آج تک یہی پیغام ہے کہ خداوند مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور ان میں سے جو سو گئے ہیں پہلا پھل ہوا۔ عزیز برادران وہ ہر وقت ہمارے پاس آتا ہے کہ ملاقات کرے۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اے خداوند ہمارے پاس آ۔ آ کہ چل رات ہمارا مہمان ہو۔

لطیف خاں

اطلاع

این۔ ایم۔ ایس کے جنرل سکریٹری صاحب اس بات کو پبلک پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ سوسائٹی مذکور کی ایگزیکٹیو کمیٹی نے یہ قرار دیا ہے کہ آگے کو مارچ کا دوسرا اتوار این۔ ایم۔ ایس کا اتوار مانا جائیگا۔ لیکن اگر کسی سال اتوار مذکور ایسٹر سنڈے کے ساتھ آپڑیگا تب ایسٹر سنڈے کے بعد کا اتوار این۔ ایم۔ ایس سنڈے مانا جائیگا۔ نومبر سے مارچ کی تبدیلی کے لئے یہ بات قرار پائی ہے کہ سال رواں میں این۔ ایم۔ ایس سنڈے ۱۰ جولائی کا اتوار منایا جائیگا۔ اس وجہ سے کلیساؤں کے پاسٹروں اور نیشنل مشنری سوسائٹی کی شاخوں کے سکریٹریوں سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ ۱۰ جولائی کے اتوار کو یاد رکھیں کہ وہ این۔ ایم۔ ایس سنڈے ہوگا۔ اس اتوار کے روز اگر ممکن ہو تو سوسائٹی مذکور کے لئے چندہ لیا جائیگا۔ سال رواں کے لئے سوسائٹی کا بجٹ یا تخمینہ ... روپیہ کا ہے۔ مزید خصوصیات کی نسبت جنرل سکریٹری این۔ ایم۔ ایس آفس ڈیرہ دون سے استفسار فرمایا جائے۔

المشتہر: اے۔ سی۔ مکرجی
جنرل سکریٹری

پنجاب کرسچن کانفرنس کی طرف سے وظیفے

پنجاب کرسچن کانفرنس کی طرف سے یہ خبر مسرت اثر پڑھکر ہمیں کمال خوشی ہوئی کہ اب وہ مسیحی طلباء کے لئے وظائف کا انتظام کرنے لگی ہے۔ ایک وظیفہ دس روپیہ ماہوار کا مسٹر ایس ڈیوڈ رجسٹرار لاہور کی جانب سے مشتہر ہے اور انہوں نے دس روپیہ کی جگہ سولہ روپیہ ماہوار دینے بھی شروع کر دیئے ہیں۔ جو میڈیکل سکول کے دو طالب علموں کو آٹھ آٹھ روپیہ ماہوار کے حساب سے مل رہے ہیں اور دس روپیہ ماہوار کا

کا ایک وظیفہ ایک مسیحی نوجوان لڑکی کو جو کنیرڈ کالج لاہور میں تعلیم پا رہی ہے دیا جا رہا ہے۔ مجھے ہر ایک کہ یہ آخری وظیفہ اس رقم کے نقابلے سے دیا گیا ہے جو مسٹر رابرٹ متر صاحب نے عطا فرمایا تھا۔ اس کے سوا ایک وظیفہ ایک خاتون کو بھی دیا گیا جو لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج میں تعلیم پا رہی ہے۔ اس کے سوا ایک بیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ اس مسیحی جوان کے لئے بھی مخصوص کیا گیا ہے جو ایل۔ ایل۔ بی میں پڑھتا ہو۔ اس کے ساتھ یہ شرط بھی لگی ہے کہ وظیفہ خوار کو بہ سر روزگار ہو کر وظیفہ کا روپیہ واپس کرنا پڑیگا۔ مسٹر رابرٹ متر صاحب نے کالفرنس کو چار سو روپیہ کی گرانقدر رقم عطا کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

جہانگیر باغ لاہور کی مسیحی میلہ

گذشتہ سنیچر کے روز شام کے ۵ بجے کے قریب ہم جا نکلے جہانگیر باغ لاہور پہنچے ہمارے بہت سے قوم کا ہماری مسیحی میلہ کی طرف رہنمائی کی۔ میلہ میں دو کے لڑکیاں جھولوں میں جھولتے نظر آئے۔ جوانوں کو بیڈمنٹن کھیلنے میں مصروف پایا۔ تھوڑی سی دکانیں بھی لگی تھیں۔ جو دو دو روپیہ کرایہ دے کر لگائی گئی تھیں حاضرین صرف سی۔ ایم۔ ایس کے ہی ممبران تھے جن میں چند اصحاب بہ حیثیت کلیسا کے بھی ہوئے بیٹھے نظر آتے تھے۔ ایک دو حضرات مسلم بھی شریک میلہ تھے۔ لاریب اس میلہ یا میلہ میں مسیحی تہذیب کی درخشی اصلاکیزگی بخوبی عیاں تھی اگر اس میلہ کو میلہ بنا دیا جاتا تو ہمارے خیال میں زیادہ اچھا ہوتا۔ اگر لاہور کے تمام مسیحیوں کو اس میں شمولیت کا فخر حاصل ہو جاتا تو یہ میلہ میلہ بن سکتی تھی۔ دکانداروں میں دکانوں کا کرایہ وصول کر لیتے۔ بر حالت موجودہ میں دکانداروں کو دو دو روپیہ وصول کرنا بھی اور دشوار محسوس ہوتا ہوگا۔

نور افشاں سے خطوکتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھئے

خبریں

ناگپور ۲۶ اپریل۔ آج شام کو دو مرہٹے تلوار نکالے ہوئے تماشائیوں کے ہجوم کے ساتھ جلوس کی صورت میں نکلیں۔ یہ جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں اور سول سٹیشن سے گذرا۔ پولیس نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ یہ جلوس ایکٹ اسلحہ کی خلاف ورزی کرنے کے سلسلہ میں نکالا جا رہا ہے۔

(بندے ماترم)

لاہور ۲۶ اپریل۔ رات کو ایک شخص مسمی سوہن لال اور اس کے دو ہمراہیوں کی پولیس نے تلاشی لی۔ ان کے قبضے سے ایک پستول اور چند دیگر اشیائے قابل گرفت زیر ایکٹ اسلحہ برآمد ہوئیں۔ پولیس نے ہر سہ آدمیوں کو گرفتار کر لیا مزید تفتیش جاری ہے۔

(م)

لاہور ۲۶ اپریل۔ آج صبح پولیس نے اسلامیہ کالج کے سامنے ایک دکان پر چھاپہ مارا وہاں سے ایک سیر کے قریب چرس برآمد ہوئی۔ پولیس نے دکاندار اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور چرس جو ایک ڈبے میں تھی ہمراہ لے گئی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ چرس کی برآمدگی کسی شرارت کا نتیجہ ہے۔

(م)

ریواڑی میں گذشتہ فساد کے سلسلہ میں اہالیان ریواڑی پر جو ٹیکس لگایا گیا تھا وہ ہندوؤں سے بھی وصول کیا جا رہا ہے جس کے خلاف وہاں کے ہندوؤں نے پروٹسٹ کیا ہے۔

(م)

مدارس میں ایک موٹر بس اور ٹرام میں ٹکر ہو گئی ۹ شخص مجروح ہوئے (م)

رومن اردو کتابیں

آرڈر کرتے وقت خیال رہے کہ یہ کتابیں اردو زبان اور رومن رسم الخط میں ہیں۔

بائبل کی نقلیں۔ حصہ اول با تصویر۔ پرانا عہد نامہ از اڈمن صاحب صفحہ ۱۴۲ - ۶ر

بائبل کی نقلیں۔ دوسرا حصہ با تصویر۔ نیا عہد نامہ از اڈمن صاحب صفحہ ۱۸۴ - ۶ر

رامپال سنگھ۔ ایک پُر لطف تبدیلی ایمان کی کہانی۔ از مس ارسکن صاحبہ صفحہ ۱۳۰ - ۸ر

وکیل کی سرگذشت۔ یہ بھی مس ارسکن صاحبہ کی تصنیف ہے۔ صفحہ ۷۴ - ۶ر

راہ نجات۔ ایک صفحہ پر گیت اور دوسرے صفحہ پر بائبل کی منتخب آیتیں۔ صفحہ ۳۲ - ۳ پائی

پرانے اور نئے عہد نامہ کی انجیل } عہد عتیق اور عہد جدید کے مضامین کی یکجائی۔ صفحہ ۱۲۰ - ۹ پائی

یہوواہ یعنی وعظ خداوند کے نام کی بابت۔ بلا جلد ۲ پائی۔ مجلد کپڑا ۱ر

خاندانی فرائض۔ ایک شائستہ گھرانے کی زندگی کے آداب و قوانین۔ صفحہ ۱۳۴ - ۸ر

ہند کے سبت سکول۔ سنڈے سکول کے استادوں کے لئے ہدایتیں صفحہ ۹۶ - ۲ر

شخصی اور خاص اوقات کی دعائیں } عبادت، گرجوں، میلوں، جلسوں، شادی، ہسپتالوں، سکولوں، بیماروں وغیرہ قریباً تمام موقعوں کے لئے دعائیں۔ صفحہ ۳۶ - ۲ر

المشتہر

سکریٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور۔

سیاسی جمعیت نوجوانان کی انتظامیہ کمیٹی کی ایک میٹنگ بمبئی میں ۵ مئی ۱۹۲۷ء کو ہوگی۔

(بندے ماترم)



اُٹھاؤ اُسے عضائی تر رہا ہے۔
ہو کہ اس تحریک میں حصہ لینے والے صاحبان اپنے اعتقاد اور ہندو شریعت کے پیچھے پیرو نہیں ہو سکتے۔
و اس تحریک کے سلسلے میں مرسلے والوں کو وہ فنا ہی رنگ شبیہ کہہ سکتے ہیں۔ جو ہوا میں محکم قلعہ بنانے کے عادی ہیں۔

(راوی اسی۔ اے کلیم)

مناو

اگر ہم مناو میں نوبیاسے وے خداوند مسیح کی خدمت کرنے کے بہت سے فرائض ہیں جن لوگوں کے درمیان ہم بھیجے گئے ہیں۔ اُن کا حساب ہم سے لیا جاویگا۔ اگر ہم اُن کو نہیں سکھا سکتے۔ وہ مالی لقا نہیں پہنچا سکتے اُن کے خیالات مسیح کی موت کی طرف نہیں پھیر سکتے۔ سید ھی راہ صلیب کی نہیں دکھا سکتے تو خداوند کو روز حشر کیا جواب دینگے۔ اگر ہم اپنا چال چلن درست کر کے اُن کو نیک نمونہ نہیں دکھا سکتے۔ اگر ہم اُن کے ساتھ ہمدردی نہیں کرتے تو ہر ایک شخص جو ہمارے سپرد کی گئی ہیں اُن کا حساب ہم سے لیا جاویگا۔ اس لئے ہمیں جہاں تک ہو کوشش کرنی چاہئے کہ اُن کی روحیں بچ جاویں۔ وقت یہی نہیں کہ زبردستی کتاب سکھائی جائے۔ دعا ہی ساری اور عقیدہ وظیفے کی طرح یاد کرا دیں اور سب سمجھ بیٹھیں کہ ہمارا فرض پورا ہو گیا۔ ہرگز نہیں یہ محض شریعت کو دکھانے کے لئے ہے۔ مگر خداوند مسیح جو سب سے بڑا منتری ہے جس نے تنخواہ کے عوض ہماری خاطر اور سب کی خاطر اپنی جان دکھ اور تکلیف اُٹھا کر اپنا خون بہا کر ہمیں خرید لیا ہے۔ وہ محض کتابی تعلیم نہیں سنیگا۔ اُن کا ایمان محبت اور اعمال دیکھیگا۔

جناب ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ ہم سپاہیوں کے باہر بن گئے۔ یہ ایک دنیوی رتبہ ہے۔ جو خداوند مسیح کی نظروں میں معمولی بات ہے۔ دنیا کے بابوؤں سے ہمارا رتبہ بالاتر ہے۔ مگر ہم خیال نہیں کرتے اور بابو بننا پسند کرتے ہیں۔ جو کہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے

کیونکہ بابو وہ شخص ہے جس کی محض کچھ تنخواہ کسی محکمہ کی طرف سے مقرر ہو۔ مگر اے جناب ہماری تنخواہ کسی دنیوی محکمہ کی طرف سے نہیں بلکہ اس شہنشاہ کی طرف سے ہے جو بادشاہوں کو زینت کا تاج اور برکت کو عطا بخشتا ہے۔ اس کے وسیلہ میں ہمارے محض پرورش کے لئے تنخواہ ہی نہیں بلکہ اس سے بڑا درجہ بہتر عزت اور خوشی اور رتبہ ہے۔ بشرطیکہ ہم مناد ہوں۔

اس سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم صاف کپڑے نہ پہنیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہستی کو بابو کی حیثیت میں دیکھ کر گھمنڈ اور مغرور ہی نہ کریں۔ بلکہ بہن بھائیوں اور بھائیوں سے محبت رکھیں جیسی اُس نے ہم سے کی۔ اور سب سے بھائی کی محبت۔ پیار۔ ہمدردی سے پیش آئیں۔ یہ نہیں کہ خود ہی اُن کے سپرد کام ہو اُن سے بیزار ہو کر مناد اپنی تکلیف کے آدمیوں کے ساتھ بیٹھے وقت نہیں گزار کی باتیں کرتے ہیں۔ اور اس کو خلاف تہذیب خیال نہیں کرتے۔ یہ ایک ادنیٰ بات یا معمولی امر ہے کہ جب مناد اپنے آپ کو حقہ پینے کا محتاج ظاہر کرتا تو اسکی اپنی عادت بدل کی ہوس پوری کرنے کے لئے اُن کا ہم خیال بننا پڑتا ہے۔ ایسا شخص کلام مقدس نہیں سکھا سکتا۔ کیونکہ جہاں حقہ پیتے ہیں کلام کا چسکا ہو نہیں سکتا۔ ایسی عادت خدا کو استاد دینے کے قابل نہیں چھوڑتی ہے۔ اس سے تمام ناظرین سے التماس ہے کہ اگر ہم مسیح کی وعدہ کی ہوئی برکتیں حاصل کرنی چاہتے ہیں تو خالص بے عیب مناد بنیں۔

بھگت رام مناد

دہلی میں اتوار کو نو بجے کے قریب پولیس نے محلہ بلیماراں میں ایک مسلمان کو گرفتار کیا۔ اس کے پاس دو پڑیاں کوکین کی برآمد ہوئیں۔ اُن میں سے ایک پڑیہ اس نے اپنے ہاتھ پر ڈالی تھی۔ چنانچہ پولیس نے فوراً اُس کے ہاتھ کو دھلا کر پانی ڈاکٹری معائنہ کے لئے بھیج دیا ہے۔ (عام)

اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

عوام کو معلوم ہوگا کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے گذشتہ دوران انعقاد میں جب بجٹ پیش ہوا تو راؤ صاحب چودھری چھوٹو رام صاحب نے مطالبہ متعلقہ نظم و نسق صیغہ عدالت میں ایک سو روپیہ تخفیف کی تحریک پیش کی تھی جس سے مقصود یہ تھا کہ سول جوڈیشل ملازمت میں زمیندار ملازموں کی کمی اور ایک دو مدد جماعت کے غلبہ تعداد کی طرف توجہ مبذول کرائی جائے۔ تحریک مذکور پر راؤ صاحب چودھری چھوٹو رام صاحب کی تقریر کی جو رپورٹ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۹ء میں شائع ہوئی۔ اس میں کئی ایک باتیں ایسی ہیں جو واقعات کے مطابق نہیں۔ مثلاً اُن کی رپورٹ کے مطابق موصوف نے یہ کہا کہ ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کی تیرہ آسامیوں پر پراونشل سول سروس کے ارکان متعینات ہیں جن میں سے ۸ ہندو ۳ مسلمان ۲ اینگلو انڈین اور ایک سکھ ہے۔ یہ اعداد درست نہیں حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کی آسامیاں عارضی اور مستقل ملاکر ۱۹ ہیں اور ان پر پراونشل سول سروس کے ارکان فائز ہیں۔ ان میں سے ایک آسامی پر یورپین دو پر اینگلو انڈین ۔ سات پر ہندو۔ پانچ پر مسلمان اور ایک پر سکھ متعین ہے مسلمانوں میں سے کم از کم تین زمیندار ہیں۔ دو ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کی جن دو مستقل آسامیوں پر پراونشل سول سروس کے ممبر متعینات ہیں۔ ان میں مختلف اقوام کی نیابت کا تناسب حسب ذیل ہے۔ ایک یورپین۔ ایک اینگلو انڈین دو ہندو دو مسلمان۔ اور ایک سکھ۔

محمد اکبر صاحب کمشنر کرو مدراس کونسل کا ممبر بحیثیت ... بذریعہ حکم صحت مقرر کیا گیا ہے۔ مدراس میں اُن کی آمد پر اُن کی خدمت میں فوائد کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا (عام)

پنجاب میں جنگلی جانوروں اور زہریلے سانپوں سے اموات

سنہ ١٩٢٥ء کی رپورٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ان انسانی اموات کی رفتار کو کم کرنے کی غرض سے جو جنگلی جانوروں اور زہریلے سانپوں کی وجہ سے واقع ہوتی ہیں گورنمنٹ پنجاب نے جو انسدادی تدابیر اختیار کی ہیں وہ سال گذشتہ میں بہت مؤثر ثابت ہوئیں سنہ ١٩٢٥ء میں درندوں اور سانپوں سے اموات کی شرح میں نمایاں تخفیف ہوئی۔ سال مذکور میں ان اموات کی مجموعی تعداد ٧١١ (?) تھی جو سال ماسبق سے بقدر ١٠ فی صدی کم تھی۔ ہلاک شدہ اشخاص میں سے ٣ تو چیتوں کا شکار ہوئے۔ دو سؤروں نے ہلاک اور ایک کو بھیڑئیے نے ہلاک کیا ٧٠٤ (?) اموات زہریلے سانپوں کے ڈسنے سے واقع ہوئیں۔ سال مذکور میں درندوں اور سانپوں کو ہلاک کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ یعنی سال زیر رپورٹ میں ١٢ چیتے ١٣٩ ریچھ ٨٠ بھیڑئیے اور ٤٣٠٠٠ (?) سانپ مارے گئے۔ ان جنگلی جانوروں اور سانپوں کو ہلاک کرنے والے آدمیوں کو مجموعی طور پر ١٩٧٠ (?) روپیہ بطور انعام دیئے گئے اس میں سے ١٥٠٨ (?) روپیہ آدمیوں نے تو جنگلی جانوروں اور باقی رقم سانپوں کی ہلاکت کے لئے تقسیم کی گئی۔

مسیحی میلہ بریلی

١٠ اپریل سنہ ١٩٢٦ء کو میتھوڈسٹ مشن کے کمپونڈ میں ٣ بجے شام سے ٦ بجے تک یہ میلہ قائم رہا میلہ کے افتتاحی کاموں میں مسٹر ایچ۔ سی۔ سرکار۔ ڈپٹی کلکٹر چارلس صاحب [illegible] ان کی میم صاحبہ بہت پیش پیش نظر آتے تھے۔ قہوہ اور شربت کا سیلہ تو نیا جاری تھا [illegible] مٹھائی اور شربت۔ پوری کباب۔ دہی بڑے چاٹ [illegible] کا انتظام کیا گیا تھا میلہ کی خاص خصوصیات میں وہ باتیں تھے غیر مسیحی اگر ایسا رنگ آجاتا تو اس کو میلہ میں شریک ہونے سے منع کر دیا جاتا تھا۔ تعجب ہے کہ یہ نہیں سوچا گیا کہ اگر کوئی غیر مسیحی شریک ہو جائے گا تو بغیر متاثر ہوئے نہ جائیگا۔ علاوہ بریں غیر مسیحی میلوں میں عیسائی بھی تو جاتے ہیں مگر وہاں کوئی منع نہیں کرتا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قابل مدیر صاحب اس آخری جملہ پر اپنی رائے سے مستفید فرمائینگے۔

آر۔ ڈین

نور افشاں۔ لوگوں کی اپنی مرضی کا سودا ہے مذہب کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے ہمارے خیال میں مسیحی میلوں میں غیر مسیحی شرفا کو ضرور شامل کرنا چاہئے۔

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ

سکول ہذا کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ شمالی ہندوستان کے تعلیم یافتہ جماعتوں کے لڑکوں کو بورڈنگ ہاؤس میں ایک اعلیٰ تعلیم دی جاوے۔

داخلہ۔ پرنسپل سکول فادر [illegible] بٹالہ [illegible] ہاؤس فادر ڈاکٹر عنایت مسیح ہیں۔ تمام ان طلبا کی نگہبانی اچھی طرح کی جاتی ہے اور ان کو کافی آزادی ملتی ہے جس میں کہ وہ اپنے چال چلن کی بہتری کے لئے ترقی کر سکتے ہیں۔

گذشتہ سال انٹرنس کی جماعت میں ١١ طلبا بیٹھے جن میں ٩ کامیاب ہوئے اور ان میں سے کوئی بھی تیسرے درجہ میں نہ گرا۔

پڑھائی امسال ٢٩ اپریل سے شروع ہوگی۔ سکول ہذا میں کچھ وظائف بھی لڑکوں کے لئے مقرر ہیں۔ جو کہ سکول شروع ہونے پر حاصل ہو سکتے ہیں۔

سو نور افشاں کی توسیع اشاعت کے لئے ہر ایک خریدار نور افشاں کو کوشش فرمانا چاہئے۔

بورڈنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دنیوی اور دینی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے خصوصاً ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ تحتانی کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی نگرانی میں کر دی ہیں اور چار خواتین انگلش مدرس ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہے کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بوجہ حسن انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں [illegible] ١ مئی سے ١٥ جولائی تک گرمی کی تعطیلات ہیں۔ مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(١) دمہ خشک ہو یا تر۔ نیا ہو یا پرانا مجرب اور شرطیہ ہے۔ دوائی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی بیماری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

(٢) ہر قسم کی کمزوری کے دور کرنے میں لاثانی اور مجرب ہے خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ فی شیشی ١٢

(٣) اس کے استعمال سے روز اتر تپ۔ چوتھیہ تپ پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ١٢ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر ڈاکٹر ای۔ این۔ اوڈیلا
خورجہ۔ ضلع بلند شہر۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم اے ایڈیٹر نور افشاں ایبٹ روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر کے چھپا۔